سوال

بیوہ کےلیے کتنی عدت ہے اور کس طرح شمار ہوگی؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر عورت کا خاوند فوت ہوجائے اور وہ حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے؛اللہ تعالی کا فرمان ہے :

وَأُولاتُ الأَحمالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعنَ حَملَهُنَّ (الطلاق : 4)

اور جو حمل والیاں ہیں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل وضع کر دیں۔

اگر وہ حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت چار ماہ اور دس دن ہے؛اس بارے میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

وَالَّذينَ يُتَوَفَّونَ مِنكُم وَيَذَرونَ أَزو‌ٰجًا يَتَرَبَّصنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَربَعَةَ أَشهُرٍ وَعَشرًا. (البقرة:234)

اور جو لوگ تم میں فوت کیے جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ (بیویاں)اپنے آپ کو چار مہینے اور دس راتیں انتظار میں رکھیں۔

بیوہ خاتون مذکورہ بالا عدت قمری مہینوں کے مطابق گزارے گی؛کیوں کہ تمام شرعی احکام قمری مہینوں کے ساتھ منسلک ہیں۔

ارشاد باری تعالی ہے :

يَسـَٔلونَكَ عَنِ الأَهِلَّةِ قُل هِىَ مَو‌ٰقيتُ لِلنّاسِ وَالحَجِّ.(البقرة:189)

وہ تجھ سے نئے چاندوں کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دے وہ لوگوں کے لیے اور حج کے لیے وقت معلوم کرنے کا ذریعے ہیں۔

اس لیے اگر دوران عدت بعض مہینے پورے تیس دن کے ہوں اور بعض 29 کے ہوجائیں، تو ناقص دنوں کی عدت نہیں گزارنا پڑے گی؛کیوں کہ قمری مہینہ 29 دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

01. فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ